سلسلہ اشاعت نمبر 108

نعرۂ رسالت پر اجماعِ اُمت

حضرت علامہ مولانا حافظ احسان الحق صاحب

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر کراچی

غلامِ احمد مختار یوں پہچانے جائیں گے
کہ محشر میں بھی ہوگا ان کا نعرہ یا رسول اللہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ ﷺ

نام کتاب	:	نعرۂ رسالت پر اجماع امت
مصنف	:	حضرت علامہ مولانا حافظ محمد احسان الحق صاحب علیہ الرحمہ
ضخامت	:	48 صفحات
تعداد	:	2000
سن اشاعت	:	جنوری 2003ء
مفت سلسلہ اشاعت	:	108

☆☆ناشر☆☆

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی ۔74000 فون:2439799

زیر نظر کتابچہ "جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان" کے تحت شائع ہونے والے سلسلہ مفت اشاعت کی 108 ویں کڑی ہے۔ جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان نے اس کتاب کی از سر نو کتابت کروائی ہے لیکن ترتیب وہی رہنے دی ہے جو کہ سابقہ کتاب میں تھی ساتھ ہی ساتھ جمعیت حضرت علامہ فضل الرحمٰن نورانی صاحب مدظلہ العالی کی بے حد شکر گذار ہے کہ انہوں نے ہمیں اس کتاب کی اشاعت کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے علم میں عمر میں عمل میں برکت عطا فرمائے۔ از سر نو کتابت کے بعد اس کتاب کی تصحیح کا مرحلہ تھا ایسے میں ہماری نظر جمعیت کے تحت جاری شبینہ درس نظامی کلاسوں کے مدرس اور دار العلوم امجدیہ سے فارغ حضرت علامہ محمد مختار اشرفی صاحب پر پڑی موصوف نے نہ صرف اس کتاب کی دوبار تصحیح فرمائی بلکہ ہماری خواہش پر اس کتاب کا پیش لفظ بھی تحریر فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ علامہ مختار اشرفی صاحب کی بھی عمر میں علم میں اور عمل میں خیر و برکت عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

فقط............ادارہ

پیش لفظ

۷۸۶

۹۲

خلد میں ہوگا ہمارا داخلہ اس شان سے
یا رسول اللہ کا نعرہ لگاتے جائیں گے

اَلۡحَمۡدُ لِوَلِیِّہٖ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ

کئی برسوں سے ایک خیال جمتا تھا کہ نعرۂ رسالت پر عمومی درجہ کی کوئی کتاب ہونی چاہیے کہ جس سے عوام کو تعلق ہوتا ہے اور وہ کتاب ایک نچوڑ کی صورت بھی ہو کہ حوالہ جات تلاش کرنے کے اعتبار سے علماء کا مرجع بھی رہے۔

حضرت کی کتاب مطالعہ میں آئی، پڑھ کر خوشی بھی ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اس کتاب میں ہمارے اسلاف کے دلائل واثرات کس قدر کار فرما رہے ہیں۔

کتاب میں اشاعت کا دوبارہ سہ بارہ ہونا اس کتاب کی عوامی مقبولیت کی دلیل بھی ہے اور مصنف علیہ الرحمہ کی بارگاہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام میں مقبولیت کی پہچان بھی۔

الحمد للہ وقت کی ضروریات پر جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان نے کچھ کام کیا ہے۔ یہ بھی ایک کارنامہ ہے کہ جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان مفت اشاعت کا کام بھی کر رہی ہے اور یہ اس کی 108 ویں کاوش ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اسے اعلان حق پر ہمیشہ مداومت فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

فقیر اشرفی سرکار

محمد مختار اشرفی

عرض ناشر

سیدی قبلہ والد گرامی نور اللہ مرقدہ .... کا یہ عظیم رسالہ............عشاقان رسول کی ....نظر و قلب کو تسکین بخشنے والا.........گستاخان رسول کی ....جہالتوں کے پرخچے اڑانے کے لیے..........بہت مفید ہونے کے باعث ....کئی بار شائع ہونے کے بعد ....ایک دفعہ پھر شائع ہو رہا ہے۔

اصل مسودہ ....کافی بوسیدہ ہونے کی وجہ سے ....حوالہ جات کی تسلی ....ضروری تھی ....اس سلسلہ میں ....استاذ محترم علامہ محمد رمضان بندیالوی زید مجدہ..........نے بھرپور اعانت فرمائی۔

قارئین کرام کی سہولت کے لیے..........ماخذ و مراجع مع اسمائے مصنفین ....کا بھی راقم نے اضافہ کیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ ﷻ ہمیں ....مذہب مہذب ....مذہب حق ....اہلسنّت و جماعت..........پر قائم و دائم رکھے۔ آمین

محمد فضل الرحمٰن نورانی

تقریظ

از

استاذ العلماء، شیخ الحدیث والتفسیر علامہ

غلام رسول رضوی صاحب مدظلہ العالی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ o وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَ اِمَامِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

اَمَّا بَعْدُ !

میں نے نعرۂ رسالت کے اثبات میں مذکور تحریر بغور دیکھی اس میں تمام حوالہ جات دلائل قاہرہ اور مستند ہیں اس پر امت کا اجماع اور اتفاق ہے۔ بعض کا تعصب کی وجہ سے انکار اجماع کے منافی نہیں ہے۔

جبکہ منکرین کے پیشوا بھی سید عالم ﷺ کو مخاطب کر کے نعرۂ رسالت پڑھتے رہے۔

اللہ تعالیٰ مؤلف کو جزائے خیر دے اور ان کی قبر کو منور فرمائے۔ آمین

غلام رسول رضوی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نَحۡمَدُهٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ

اَمَّابَعۡدُ !

اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ کو پکارنا (یارسول اللہ، یا نبی اللہ وغیرہ کہنا) جائز ہے، شرک نہیں۔

دلیل نمبر 1

قرآن مجید میں:۔

یَا اَيُّهَا الرَّسُوۡلُ ، يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ

کہہ کر ندا فرمائی گئی ہے۔ اور جو کام اللہ تعالیٰ کرے وہ شرک نہیں ہوتا قرآن شرک کی تعلیم نہیں دیتا۔

(پارہ ۶، ۲۲/ رکوع ۱۴، ۳)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 2

قرآن مجید میں ہے کہ رسول اکرم علیہ الصلوۃ والسلام نے قیامت تک پیدا ہونے والی امت کو یا عبادی کہہ کر پکارا ہے تو اس کے جواب میں امتی یارسول اللہ کہہ سکتے ہیں۔

نہ وہ شرک تھا نہ یہ شرک ہے۔

(پارہ نمبر ۲۴، رکوع ۳)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 3

قرآن مجید میں ہے:۔

لَا تَجۡعَلُوۡا دُعَاءَ الرَّسُوۡلِ

یعنی رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک، دوسرے کو پکارتا ہے۔

(پارہ نمبر ۱۸، رکوع ۱۵)

اس آیت کی تفسیر میں سعید بن جبیر اور مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا:۔

قُوۡلُوۡا يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ فِیۡ رِفۡقٍ وَّ لِيۡنٍ وَّ لَا تَقُوۡلُوۡا يَا مُحَمَّدُ بِتَجَهُّمٍ

یعنی جس طرح تم ایک دوسرے کو اس کا نام لے کر گرج دار لہجہ میں پکارتے ہو اس طرح پیغمبر اسلام علیہ السلام کو نہ پکارو بلکہ آپ کی صفات عالیہ کا ذکر کر کے نرمی کے ساتھ یارسول اللہ کہا کرو۔

(تفسیر قرطبی صفحہ ۳۲۲، جلد ۱۲)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 4

ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری اور مفسر صاوی علیہ الرحمہ نے کہا:۔

هٰذَا فِیۡ حَيَاتِهٖ وَ كَذَا بَعۡدَ وَفَاتِهٖ فِیۡ جَمِيۡعِ مُخَاطَبَاتِهٖ

یہ حکم آپ کی حیات ظاہرہ کے ساتھ مختص نہیں، بعد وفات بھی ادب کے ساتھ پکارنا ضروری ہے۔

(شرح شفاء، صفحہ ۳۸۶، جلد ۳، تفسیر صاوی صفحہ ۱۲۴، جلد ۳)

☆..............☆☆..............☆

دلیل نمبر 5

قرآن مجید میں ہے:۔

نَادَوْ اَصْحَابَ الْجَنَّۃِ اَنْ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ

یعنی اعراف والے (جو مشرک نہیں موحد ہیں، کافر نہیں مومن ہیں) جنتیوں کو پکاریں گے۔سلام علیکم۔سلام تم پر، جس سے السلام علیک یارسول اللہ پکارنا بدرجہ اولیٰ ثابت ہوا۔

(پارہ ۸، رکوع ۱۱)

☆..............☆☆..............☆

دلیل نمبر 6

رسول اکرم علیہ الصلوۃ والسلام نے ہر زمانے کے ہر نمازی کو اس طرح سلام عرض کرنے کا حکم دیا:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ

اے اللہ کے نبی آپ پر سلام ہو۔

(مشکوۃ صفحہ ۸۵)

☆..............☆☆..............☆

دلیل نمبر 7

امام مالک علیہ الرحمہ نے فرمایا:۔

روضہ انور کا زائر سلام میں یہ کہے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ

(الانوار المحمدیہ صفحہ ۶۰۰)

☆..............☆☆..............☆

دلیل نمبر 8

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بدیں الفاظ سلام عرض کیا کرتے تھے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

(الانوار المحمدیہ، صفحہ ۶۰۰)

☆..............☆☆..............☆

دلیل نمبر 9

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:۔

یَا اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ وَّ اللّٰہِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَّ لَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا

اے امت محمد! خدا کی قسم جو میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو ہنستے کم اور روتے زیادہ۔

(مشکوۃ، صفحہ ۱۳۰)

اس میں ساری امت کو پکارا گیا ہے تو سارے امتی آپ کو بھی پکار کر یارسول اللہ کہہ سکتی ہے۔

نہ وہ کفر تھا اور نہ یہ کفر ہے۔

☆..............☆☆..............☆

دلیل نمبر 10

لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِیْ

تم لوگ میرے بعد میرے صحابہ کو اپنے اعتراض کا نشانہ نہ بنانا۔

(مشکوٰۃ، صفحہ ۵۵۴)

النبر اس میں ہے:۔

اَلْخِطَابُ لِلْحَاضِرِیْنَ فِی الذِّهْنِ مِمَّنْ یَّجِیْءُ بَعْدَهٗ

اس حدیث میں قیامت تک پیدا ہونے والی امت کو ذہن میں حاضر کر کے خطاب فرمایا گیا ہے۔

(نبراس شرح لشرح العقائد، صفحہ ۵۴۸)

جو لوگ ابھی پیدا نہیں ہوئے انہیں ذہن میں حاضر کر کے جب خطاب کرنا درست ہے تو:۔

آقائے دو عالم، شاہد اعظم ﷺ کو روحانی طور پر حاضر جان کر ندا کرنے (یا رسول اللہ ﷺ) کہنے میں کون سی قباحت ہے؟

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 11

حضور اقدس ﷺ جب کسی پتھر یا درخت کے پاس سے گذرتے تو وہ کہتا:۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

(سیرۃ حلبیہ، صفحہ ۲۱۴، جلد ۱/ مشکوٰۃ شریف، صفحہ ۵۴۰)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 12

آقائے دو عالم ﷺ نے فرمایا:

جب کسی کی سواری گم ہو جائے تو وہ بلند آواز سے کہے:۔

یَا عِبَادَ اللّٰهِ اِحْبَسُوْا

اے اللہ کے بندو! سواری روکو۔

(حیاۃ الحیوان، صفحہ ۳۱۹، جلد ۱)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 13

آقائے دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا جب غیر آباد جگہ میں کوئی حادثہ پیش آئے تو یہ وظیفہ پڑھے:۔

اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰهِ   اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔

(نزل الابرار، صفحہ ۳۳۵)

چونکہ حضور اقدس ﷺ، اللہ تعالیٰ کے سب سے اعلیٰ و پیارے بندے ہیں اس لیے یا رسول اللہ کہہ کر آپ سے مدد مانگنا بطریق اولیٰ جائز و ثابت ہے۔

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 14

حضور اکرم ﷺ نے ایک نابینا صحابی کو بینائی کے لیے یہ وظیفہ بتایا:۔

یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ

اے بہت زیادہ سراہے ہوئے پیغمبر! میں آپ کے وسیلے سے آپ کے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

(ابن ماجہ، صفحہ ۱۰۰/ شفاء صفحہ ۲۱۲، جلد ۱)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 15

صحابی رسول ابن حنیف رضی اللہ عنہ نے یہی وظیفہ "یَا مُحَمَّدُ" ایک حاجت مند کو بتایا اس نے عمل کیا تو خلیفہ وقت حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فی الفور اس کی حاجت پوری فرمائی۔

(انجاح الحاجۃ، حاشیہ ابن ماجہ، صفحہ ۱۰۰/ حجۃ اللہ علی العالمین، صفحہ ۴۳۸، جلد۲)

☆.................☆☆.................☆

دلیل نمبر 16

صحابی رسول ابن حنیف رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے "یُعَلِّمُوْنَهُ النَّاسَ" اہل حاجت کو اسی وظیفے کی تعلیم دیتے تھے۔

(نسیم الریاض، صفحہ ۱۰۶، جلد۳)

☆.................☆☆.................☆

دلیل نمبر 17

کثیر بن محمد، مرض دبیلہ میں مبتلا ہوئے، حکیم نے کہا یہ مرض لا دوا ہے۔

انہوں نے "یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ" پڑھا تو بالکل تندرست ہو گئے۔

(حجۃ اللہ، صفحہ ۴۱۹، جلد۲)

☆.................☆☆.................☆

دلیل نمبر 18

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اذان میں نام اقدس سن کر انگوٹھے چومے اور

"قُرَّةُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ" پڑھا۔

(روح البیان، صفحہ ۲۲۹، جلد۷/ جلالین صفحہ ۳۵۷، حاشیہ نمبر ۱۳)

☆.................☆☆.................☆

دلیل نمبر 19

متعدد مشائخ کرام کا معمول ہے کہ وہ نام اقدس سنتے ہی:۔

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ پڑھتے ہیں۔

(مقاصد حسنہ، صفحہ ۳۸۵۔۳۸۴)

☆.................☆☆.................☆

دلیل نمبر 20

مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ تقبیل ابہامین (انگوٹھے چومنے کا عمل) فرمایا کرتے اور:۔

قُرَّةُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

پڑھا کرتے تھے۔

(جواہر مجددیہ، صفحہ ۵۲)

☆.................☆☆.................☆

دلیل نمبر 21

سیدنا حمزہ و جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا:۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے بعد سب سے افضل وظیفہ یہ ہے:۔

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

(افضل الصلوٰت للنبہانی، صفحہ ۱۱۰)

☆.................☆☆.................☆

دلیل نمبر 22

رسول کریم علیہ التحیۃ والثناء فرماتے ہیں کعبہ معظّمہ بروزمحشر میرے روضہ اقدس پر حاضر ہوکر:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ

کہے گا تو میں جواب دوں گا:۔

وَ عَلَیْکَ السَّلَامُ یَا بَیْتَ اللّٰہِ

(تفسیر عزیزی فارسی، سورۃ البقرہ، صفحہ ۴۶۳)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 23

کنزالعباد میں ہے کہ اذان میں نام اقدس سنتے ہی انگوٹھے آنکھوں پر رکھ کر:۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

پڑھنا مستحب ہے۔

(طحطاوی، صفحہ ۱۲۲/ شامی، صفحہ ۲۹۳، جلد ۱)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 24

سیدنا آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بروزمحشر پکاریں گے:۔

یَا اَحْمَدُ یَا اَحْمَدُ ھٰذَا رَجُلٌ مُّنْطَلِقٌ بِہٖ اِلَی النَّارِ

اے احمد! اے احمد! اس آدمی کو جہنم کی طرف لے جایا جارہا ہے، اسے چھڑاؤ۔

(القول البدیع، صفحہ ۱۲۳)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 25

حضور اقدس ﷺ جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو مسلمان مرد، عورتیں، بچے، خدام سب کے سب چھتوں پر چڑھ کر گلیوں میں پھیل کر:۔

یُنَادُوْنَ یَا مُحَمَّدُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

بار بار بلند آواز سے کہتے تھے یا محمد یا رسول اللہ۔

(مسلم شریف، صفحہ ۴۱۹، جلد ۲)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 26

ابن عمر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پاؤں سن ہوگیا تو انہوں نے:۔

فَصَاحَ یَا مُحَمَّدَاہُ

با آواز بلند "یا محمداہ" پکارا تو پاؤں ٹھیک ہوگیا۔

(شفاء، صفحہ ۱۸، جلد ۲/ الادب المفرد، صفحہ ۲۵۰)

یا محمداہ میں الف استغاثہ کا ہے تو معنی یہ ہوئے:۔

اے بہت زیادہ سراہے ہوئے پیغمبر! میں فریاد کرتا ہوں میری فریاد کو پہنچیے۔

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 27

علقمہ بن قیس الفقیہ رضی اللہ عنہ نے کہا...... میں جب مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو:۔

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ" کہتا ہوں۔

(نسیم الریاض، صفحہ ۴۶۵، جلد ۳)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 28

کعب بن الاحبار رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ:۔

اِذَا دَخَلَ وَ اِذَا خَرَجَ

کہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو بھی اور جب نکلتے تو بھی:۔

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ" پڑھتے۔

(شفاء، صفحہ ۵۳، جلد۲/نسیم الریاض، صفحہ ۴۶۵، جلد۳)

☆..............☆☆..............☆

دلیل نمبر 29

نبی رحمت ﷺ سے ایک شخص نے تنگ دستی کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے اسے وظیفہ بتایا کہ جب تو گھر جائے تو سلام کہہ پھر میری بارگاہ میں بھی سلام پیش کر پھر سورۂ اخلاص پڑھ۔

اس نے یہ عمل کیا تو چند دنوں میں تنگ دست کے بجائے فراخ دست ہو گیا۔

(جلاء الافہام، صفحہ ۲۵۵/نسیم الریاض صفحہ ۴۶۴، جلد۳)

☆..............☆☆..............☆

دلیل نمبر 30

ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری نے فرمایا:۔

لِاَنَّ رُوْحَہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ حَاضِرَۃٌ فِیْ بُیُوْتِ اَھْلِ الْاِسْلَامِ

سید عالم ﷺ کی روح مبارک مسلمانوں کے گھروں میں ہر وقت موجود رہتی ہے۔

(شرح شفاء، صفحہ ۴۶۴، جلد۳)

لہٰذا گھر میں داخل ہوتے وقت "اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ" کی طرح "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ" پڑھنا بھی درست ہے۔

☆..............☆☆..............☆

دلیل نمبر 31

آنحضرت ﷺ کے وصال شریف کے بعد صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حاضر بارگاہ ہو کر عرض کیا:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

(تنویر الحوالک، صفحہ ۲۳۰، جلد۱)

☆..............☆☆..............☆

دلیل نمبر 32

صحابہ کرام نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے جنازہ کو روضہ انور کے سامنے لے جا کر عرض کیا:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

پھر کہا ابو بکر حاضر ہیں آپ ﷺ کے پہلو میں دفن ہونے کی اجازت چاہتے ہیں، آواز آئی:۔

اُدْخِلُوا الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ

دوست کو دوست کے پاس پہنچا دو۔

(تفسیر کبیر، صفحہ ۸۷، جلد۲۱/نزہۃ المجالس، صفحہ ۱۷۹، جلد۲)

☆..............☆☆..............☆

دلیل نمبر 33

ابو بکر بن مجاہد علیہ الرحمہ نے خواب دیکھا کہ نبی رحمت ﷺ نے شبلی (علیہ الرحمہ) کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور اس شفقت کی وجہ یہ بتائی کہ شبلی نماز کے بعد "سورۂ توبہ" کی آخری دو آیات پڑھ کر تین دفعہ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ" پڑھتا ہے۔

(القول البدیع،صفحہ۱۷۳/ جلاء الافہام،صفحہ۲۵۸)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر ﴿34﴾

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بدیں الفاظ درود شریف پڑھتے تھے:۔

یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ

(القول البدیع،صفحہ۲۲۵)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر ﴿35﴾

صحابی رسول ابوالدرداء رضی اللہ عنہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو بدیں الفاظ سلام عرض کرتے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

(القول البدیع،صفحہ۱۸۵)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر ﴿36﴾

ایک اعرابی نے روضہ اقدس پر حاضر ہو کر عرض کیا:۔

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا قُلْتَ سَمِعْنَا

یعنی یارسول اللہ! آپ نے جو فرمایا ہم نے سنا اس وقت آپ سے بخشش کا سوال ہے۔

فَنُوْدِیَ مِنْ قَبْرِہٖ قَدْ غُفِرَ لَکَ

تو قبر سے آواز آئی کہ تیری بخشش ہوگئی۔

(تفسیر مدارک،صفحہ۲۳۴،جلد۱)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر ﴿37﴾

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب کوئی حاضر دربار ہونا چاہے تو اس کے لیے مسنون طریقہ یہ ہے کہ روضہ انور کی طرف منہ اور کعبہ معظّمہ کی طرف پشت کر کے عرض کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

(مسند امام اعظم،صفحہ۱۲۶)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر ﴿38﴾

جب آپ (ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) خود سفر سے آتے تو روضہ اقدس پر حاضر ہو کر عرض کرتے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

(مسند امام اعظم،صفحہ۱۲۶،حاشیہ نمبر۴)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر ﴿39﴾

سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعمیر کعبہ سے فارغ ہو کر آواز دی:۔

یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّکُمْ قَدِ اتَّخَذَ بَیْتًا فَحُجُّوْہُ

اے لوگو! بیت اللہ کا حج کرو۔ قیامت تک جتنے پیدا ہوں گے سب نے سن لیا۔ جن کی قسمت میں حج تھا انہوں نے جواب میں کہا:۔ "لَبَّیْکَ"

(تفسیر ابن کثیر،صفحہ۲۱۶،جلد۳/ بخاری شریف،صفحہ۴۷۶،حاشیہ۵)

لبیک کہنے والوں میں نبی اکرم ﷺ بھی تھے آپ ﷺ کو پکارا بھی گیا اور آپ ﷺ نے جواب بھی دیا۔

بلکہ آپ اپنے جد کریم حضرت الیاس علیہ السلام کی پشت میں بھی لبیک کہتے اور وہ سنتے تھے۔

(حیاۃ الحیوان، صفحہ ۱۱۵، جلد ۱)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 40

جب آپ معراج کی رات سیدنا موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ السلام کے مزار پر انوار پر پہنچے تو وہ قبر میں نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے نماز ہی میں کہا:۔

اَشْهَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

یعنی یارسول اللہ میں آپ کی رسالت کی گواہی دیتا ہوں۔

(الانوار المحمدیہ، صفحہ ۳۳۴)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 41

سیدنا ابراہیم، سیدنا موسیٰ اور سیدنا عیسیٰ علیہم الصلوۃ والسلام نے آواز دے کر بدیں الفاظ سلام کہا:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَوَّلُ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اٰخِرُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَاشِرُ

(الانوار المحمدیہ، صفحہ ۳۳۴)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 42

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حکم سے جب مسیلمہ کذاب سے جنگ ہوئی تو میدان جنگ میں صحابہ کرام با آواز بلند بطور شعار بار بار "یا محمداہ" کہتے تھے۔

(البدایۃ والنہایۃ، صفحہ ۳۲۴، جلد ۶)

"شعار" اس لفظ کو کہتے ہیں جو ایک فوج والے آپس میں مقرر کر لیں تاکہ دوست دشمن میں تمیز ہو جائے یعنی صحابہ کرام نے مقرر کر لیا تھا کہ جو "یا محمداہ" کہے اسے مسلمان سمجھا جائے اور جو نہ کہے اسے کافر جانا جائے۔

(قاموس، صفحہ ۲۸۱/صراح صفحہ ۱۸۷/لغات حدیث، صفحہ ۸۵ ش)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 43

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں بموقع جنگ مسلمانوں کا "شعار" یہ تھا:۔

یَا مُحَمَّدَاہُ یَا مَنْصُوْرُ ......اُمَّتَکَ ......اُمَّتَکَ

اے وہ پیغمبر! جنہیں بار بار سراہا جاتا رہے، جن کے لیے مددیں اترتی رہتی ہیں، اپنی امت کی خبر لو، اپنی امت کی مدد کرو۔

(فتوح الشام، للواقدی، صفحہ ۱۶۰، جلد ۱)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 44

بہنسا کی جنگ میں ایک رات صحابہ کرام سخت مشکل میں مبتلا ہوئے:۔

کَانَ شِعَارُ الْمُسْلِمِیْنَ تِلْکَ اللَّیْلَةَ یُنَادُوْنَ یَا مُحَمَّدُ یَا مُحَمَّدُ یَا نَصْرَ اللّٰہِ اَنْزِلْ

اس رات ان حضرات کا شعار یہ تھا کہ "یا محمد یا محمد" کہہ کر پیارے پیغمبر کو پکارتے اور

"نَصرُ اللّٰہِ اَنزِلُ" کہہ کراللہ تعالیٰ سے مدد اترنے کی دعائیں کرتے۔

(فتوح الشام ۲۱۸، جلد۲)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 45

ایک دفعہ عہد فاروقی میں قحط پڑ گیا تو ایک شخص نے روضہ عالیہ میں حاضر ہو کر عرض کی:۔

اِستَسقِ لِاُمَّتِکَ

یارسول اللہ ﷺ اپنی امت کے لیے بارش کی دعا کیجئے۔

آپ ﷺ نے خواب میں بارش کی بشارت دی۔

(حجۃ اللہ، صفحہ ۴۳۰، جلد۲)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 46

آنحضرت ﷺ کے وصال شریف کے بعد مستورات کی محفل " تعزیت" میں سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے درود بصیغہ نداء پڑھا:۔

یَا خَاتَمَ الرُّسُلِ الْمُبَارَکِ ضَوئُہٗ

صَلّٰی عَلَیکَ مُنزِلُ الْقُرْاٰنِ

اے رسولوں کے خاتم! اے بابرکت روشنی والے! آپ پر قرآن اتارنے والے رب کا درود ہو۔

(الروض الانف، سیرۃ ابن ہشام، صفحہ ۳۸۰، جلد۲)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 47

صحابی رسول سیدنا زہیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:۔

اُمْنُنْ عَلَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فِیْ کَرَمٍ

فَاِنَّکَ الْمَرْأُ نَرْجُوْہُ وَ نَنْتَظِرُ

یارسول اللہ! ازراہ کرم ہم پر احسان فرمایئے۔ ہم آپ کے کرم کے امیدوار ہیں۔

(سیرۃ ابن ہشام، صفحہ ۳۰۶، جلد۲)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 48

ایک دوسرے صحابی نے عرض کیا:۔

وَ لَیْسَ لَنَا اِلَّا اِلَیْکَ فِرَارُنَا

وَ اَیْنَ فِرَارُ النَّاسِ اِلَّا اِلَی الرُّسُلِ

یارسول اللہ! آپ کے سوا ہمارا کون ہے جس کے پاس مصیبت میں بھاگ کر جائیں اور رسولوں کے سوا لوگوں کی جائے پناہ ہے ہی کہاں؟

(حجۃ اللہ، صفحہ ۲۳۷، جلد۲)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 49

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا:۔

یَا بَرْدَ نَارِ الْخَلِیْلِ یَا سَبَبًا

لِعَصْمَۃِ النَّارِ وَ ھِیَ تَحْتَرِقُ

اے نار خلیل (علیہ السلام) کی ٹھنڈک کے ذریعے اور اے بھڑکتی ہوئی آگ سے ان

کے بچنے کے سبب۔

(نسیم الریاض، صفحہ ۲۰۵، جلد ۲)

☆............☆☆............☆

دلیل نمبر 50

ایک اعرابی نے روضہ انور پر حاضر ہو کر کہا:۔

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

پھر عرض کی:۔

نَفْسِیَ الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاکِنُہٗ

فِیْہِ الْعَفَافُ وَ فِیْہِ الْجُوْدُ وَ الْکَرَمُ

میری جان اس قبر پر قربان جس میں آپ جلوہ گر ہیں۔ جس میں پارسائی بھی ہے اور جود و کرم بھی۔

عتبی نے کہا مجھے خواب میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا، اس اعرابی کو بخشش کی بشارت دو۔

(خلاصۃ الوفاء، صفحہ ۸۵)

☆............☆☆............☆

دلیل نمبر 51

سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی:۔

یَا سَیِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُکَ قَاصِدًا

اَرْجُوْ رِضَاکَ وَاحْتَمِیْ بِحِمَاکَ

یارسول اللہ! بندہ حاضر دربار ہے۔ آپ کی خوشنودی و حفظ و امان درکار ہے۔

(قصیدۂ نعمانیہ، صفحہ ۱)

☆............☆☆............☆

دلیل نمبر 52

شہاب الدین الخفاجی علیہ الرحمہ نے عرض کی:۔

فَیَا سَیِّدَ الرُّسُلِ یَا مَنْ تُرٰی

مَوَاطِئُہٗ اِثْمِدٌ لِّلْمَقْدِ

اے رسولوں کے سردار! اے وہ پیغمبر جن کی خاکِ رہ گذر آنکھوں کا سرمہ ہے۔

(نسیم الریاض، صفحہ ۵۷۹، جلد ۴)

☆............☆☆............☆

دلیل نمبر 53

پیغمبر اسلام علیہ التحیۃ والسلام کی پھوپھی سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کے وصال شریف کے بعد کہا:۔

اَلاَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کُنْتَ رِجَائَنَا

وَ کُنْتَ بِنَا بِرًّا وَّ لَمْ تَکُ جَافِیًا

یارسول اللہ! آپ کی ذات سے ہماری امیدیں وابستہ رہیں، آپ نے ہمیشہ نیک سلوک فرمایا، بدسلوکی کبھی نہ کی۔

(حجۃ اللہ، صفحہ ۳۲۹، جلد ۲)

☆............☆☆............☆

دلیل نمبر 54

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے عرض کی:۔

صَلَّی عَلَیْکَ اللّٰہُ یَا خَیْرَ خَلْقِہٖ

وَ یَا خَیْرَ مَامُوْلٍ وَّ یَا خَیْرَ وَاهِبٍ

آپ پراللہ کا درود ہو، اے بہترین کائنات، اے بہترین امیدگاہ، اے بہترین صاحب عطا۔

(اطیب النعم، صفحہ ۱۵۶)

☆..........☆☆..........☆

دلیل نمبر 55

شہید تحریک آزادی علامہ فضل حق خیرآبادی علیہ الرحمہ نے جزیرہ انڈیمان میں عرض کی:۔

یَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ اِرْحَمْ عَلٰی

مَنْ لَا لَهٗ فِی الْعَالَمِیْنَ رِثَاءٌ

اے رحمت عالم! اس شخص پر رحم کیجئے، جس کے لیے زمانے میں کہیں رحم نہیں۔

(الثورۃ الہندیہ)

☆..........☆☆..........☆

دلیل نمبر 56

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا پسندیدہ شعر:۔

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَ یَا سَیِّدَ الْبَشَرِ

مِنْ وَّجْهِکَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ

اے صاحب جمال اور سب آدمیوں کے سردار پیغمبر! آپ ہی کے رُخ تاباں سے چاند نے روشنی پائی۔

(تفسیر عزیزی، پارہ نمبر ۳۰، اردو صفحہ ۳۷۰/ فارسی ۲۲۷)

☆..........☆☆..........☆

دلیل نمبر 57

علامہ سمہودی علیہ الرحمہ نے عرض کی:۔

اَنْتَ الشَّفِیْعُ وَ اٰمَالِیْ مُعَلَّقَةٌ

وَ قَدْ رَجَوْتُکَ یَا ذَا الْفَضْلِ تَشْفَعُ لِیْ

یارسول اللہ! آپ شفیع المذنبین ہیں، میری آرزوئیں آپ سے وابستہ ہیں۔ اے فضیلت والے آقا! میں امید رکھتا ہوں کہ آپ میری شفاعت فرمائیں گے۔

(خلاصۃ الوفاء، صفحہ ۸۵)

☆..........☆☆..........☆

دلیل نمبر 58

الشیخ احمد الرفاعی علیہ الرحمہ نے روضہ اقدس کے سامنے عرض کی:۔

یارسول اللہ! جب میں دور تھا تو روح کو نائب بنا کر بھیجا کرتا تھا۔ وہ میری طرف سے سرزمین طیبہ کے بوسے لیا کرتی تھی۔ اب جب کہ حاضری کی دولت میسر ہے تو آپ دست اقدس ظاہر فرمائیے تاکہ میرے ہونٹ چومنے کی سعادت پائیں۔ فوراً دست اقدس ظاہر ہوا جسے شیخ نے چوم لیا۔

(نسیم الریاض، صفحہ ۴۴۲، جلد ۳)

☆..........☆☆..........☆

دلیل نمبر 59

امام ابن حجر الہیتمی الشافعی علیہ الرحمہ نے عرض کی:۔

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یَا جَدَّ الْحُسَیْنِ

کُنْ شَفِیْعِیْ یَا اِمَامَ الْحَرَمَیْنِ

اے اللہ تعالیٰ کے رسول ! اے سیدنا حسین کے نانا جان اے دونوں حرموں کے امام میری شفاعت فرمائیے۔

(النعمۃ الکبریٰ، صفحہ ۲۶)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 60

امام شرف الدین بوصیری علیہ الرحمہ نے عرض کی:

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِىْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ

سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

اے سب مخلوق سے زیادہ کرم فرمانے والے پیغمبر! مصیبتوں کے عام نزول کے وقت آپ کے سوا میرے لیے کوئی جگہ نہیں جہاں پناہ لوں۔

(قصیدہ بردہ شریف، صفحہ ۳۴، دسویں فصل)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 61

العارف الصرصری علیہ الرحمہ نے عرض کی:۔

اَلَا يَا رَسُوْلَ الْاِلٰهِ الَّذِىْ

هَدَانَا بِهِ اللّٰهُ مِنْ كُلِّ تِيْهٖ

یارسول اللہ! آپ ہی کے طفیل اللہ تعالیٰ نے ہم کو ہر گمراہی سے بچایا اور ہدایت بخشی۔

(نسیم الریاض، صفحہ ۳۰۵، جلد ۱)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 62

شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے عرض کی:۔

چہ وصف کند سعدی نا تمام

عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ اے نبی وَ السَّلام

یارسول اللہ! سعدی ناقص ہے آپ کی تعریف کا حق کس طرح ادا کرے۔ یا نبی اللہ آپ پر درود و سلام ہو۔

(بوستان صفحہ ۱۱)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 63

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خالہ سعدی صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی:۔

اے فرزند ہاشم! میری جان آپ پر قربان، آپ اللہ تعالیٰ کے امین ہو اور ساری مخلوق کے رسول۔

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ، صفحہ ۳۲۸، جلد ۴)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 64

صحابیِ رسول حضرت مازن بن غضوبۃ رضی اللہ عنہ نے عرض کی:۔

یارسول اللہ! آپ کی خدمت میں میری سواری دوڑ کر آئی، اس نے عمان سے عرج تک وہ راہ طے کی جس کے دائیں بائیں درخت ہی درخت ہیں۔

(الاصابہ، صفحہ ۳۳۶، جلد ۳)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 65

مولانا عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمہ نے عرض کی:۔

یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
اِنَّمَا الْفَوْزُ وَ الْفَلَاحُ لَدَیْکَ

اے اللہ کے نبی! آپ پر سلام ہو، فوز و فلاح آپ ہی کی بارگاہ سے ملتی ہے۔

(سلسلۃ الذہب، صفحہ ۱۴/ روح البیان، صفحہ ۱۵۲، جلد ۱)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 66

یہی مولانا عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمہ مزید فرماتے ہیں:۔

ز مہجوری بر آمد جان عالم
تَرَحَّمْ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ تَرَحَّمْ

جدائی کے سبب جہان کی جان نکلنے کو ہے، اے اللہ کے نبی! رحم فرمائیے، رحم فرمائیے۔

(زلیخا، ص ۱۵)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 67

مولانا احمد تھانیسری علیہ الرحمہ نے عرض کی:۔

یا مولای! اے میرے آقا (پیارے پیغمبر) مجھ پر رحم کیجئے، مدد دیجئے، کرم فرمائیے، کیونکہ آپ کے سوا میرے لیے کوئی جائے پناہ نہیں۔

(اخبار الاخیار، صفحہ ۱۴۶)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 68

شیخ المحدثین مولانا الشاہ عبدالحق محدث دہلوی (حقی) علیہ الرحمہ نے عرض کی:۔

خرابم در غم ہجر جمالت یا رسول اللہ
جمال خود نما رحمے بجان زار شیدا کن
صورت کہ باشد یا رسول اللہ کرم فرما
بلطف خود سر و سامان جمع بے سر و پا کن
بیا حقی مدہ تصدیع خرام جنابش را
کہ احوال تو معلوم ست اظہارش مکن یا کن

یا رسول اللہ! آپ کی جدائی میں خراب حال ہو چکا ہوں۔ چہرۂ انور دکھائیے۔ عاشق زار کی جان پر رحم فرمائیے۔ یا رسول اللہ! مجھ پر بہرصورت کرم کیجئے۔ مجھ تباہ حال کے بکھرے ہوئے اسباب کو ترتیب دیجئے۔ اے حقی ادھر آ خدام والا کی سمع خراش نہ کر۔ تیرے تمام احوال آنحضرت ﷺ کو معلوم ہیں تو انہیں آپ کے سامنے پیش کرے یا نہ کرے۔

(اخبار الاخیار، صفحہ ۳۲۳)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 69

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَلَّمَ

(مکتوبات شیخ بر اخبار الاخیار، صفحہ ۳۱۶)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 70

چودھویں صدی کے مجدد برحق مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ نے عرض کی:۔

رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْتَ بُعِثْتَ خِیْنًا
کَرِیْمًا رَحْمَۃً حِصْنًا حَصِیْنًا

تُخَوِّفُنِیْ الْعِدٰی کَیْدًا مَّتِیْنًا

اَجِرْنِیْ یَا اَمَانَ الْخَائِفِیْنَا

یارسول اللہ! آپ ہم میں کریم رحمت اور قوی محافظ بن کر مبعوث ہوئے۔ مجھے مضبوط کیجئے مجھے دشمن ڈراتے ہیں۔ اے خوفزدہ غلاموں کو امن دینے والے آقا! میری فریاد کو پہنچیئے۔

(فتاویٰ رضویہ، صفحہ۳۷۱، جلد۱)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 71

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمہ نے عرض کی:۔

جہاز امت کا حق نے کر دیا آپ کے ہاتھوں

بس اب چاہو ڈوباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ

(گلزار معرفت، صفحہ۷)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 72

مشہور دیوبندی عالم اشرفعلی تھانوی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:۔

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کے جواز میں شک نہیں۔

(امداد المشتاق، صفحہ۵۹)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 73

انہی موصوف نے اپنے مرید کو تعلیم دی کہ:۔

"اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ" اکیس بار پڑھ کر درود" اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ

اللّٰہِ" تین بار پڑھے۔

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 74

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:۔

آنحضرت ﷺ کی صورت مثالیہ کا تصور کر کے درود شریف پڑھے اور داہنی طرف "یا احمد" اور بائیں طرف "یا محمد" اور دل میں "یا رسول اللہ" ایک ہزار بار پڑھے۔ ان شاء اللہ بیداری یا خواب میں زیارت ہوگی۔

(ضیاء القلوب، صفحہ۳۹)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 75

ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم نے عرض کی:۔

دلش نالد چرا نالد ؟ نداند

نگاہے یا رسول اللہ نگاہے

(ارمغان حجاز، صفحہ۳۸)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 76

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے میدان کربلا میں عرض کی:۔

یَا مُحَمَّدَاہُ یَا مُحَمَّدَاہُ صَلَّی عَلَیْکَ اللّٰہُ

یعنی یارسول اللہ! یارسول اللہ! ہماری فریاد کو پہنچو۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر اُتریں۔

(البدایہ والنہایہ،صفحہ۱۹۳،جلد۸)

☆..........☆☆..........☆

دلیل نمبر 77

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ:۔

ایک دفعہ تین غازیوں کو رومی کافروں نے گرفتار کر لیا تو انہوں نے با آواز بلند "یا محمداہ" کہا۔اے بہت سراہے ہوئے پیغمبر ہماری فریاد کو پہنچو۔

(شرح الصدور،صفحہ۸۹)

☆..........☆☆..........☆

دلیل نمبر 78

درود شریف کی مشہور کتاب "دلائل الخیرات" کے صفحہ۱۳۷ میں ہے:۔

ھٰذِہِ الصَّلٰوۃُ تَعْظِیْمًا لِّحَقِّکَ یَا سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

یعنی یارسول اللہ یہ درود آپ کے حق کی تعظیم کے لیے ہے۔

(مطالع المسرات،صفحہ۲۸۶)

☆..........☆☆..........☆

دلیل نمبر 79

الشیخ عبدالقادر بغدادی الصدیقی علیہ الرحمہ نے فرمایا:۔

مصیبت کے وقت درج ذیل درود شریف ہزار بار پڑھنے سے مصیبت ٹل جاتی ہے:۔

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَلَّتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ

(افضل الصلوٰت،صفحہ۱۵۵)

☆..........☆☆..........☆

دلیل نمبر 80

جزیرہ سقر کا ایک مسلمان قیدی جیل خانہ میں:۔

کَانَ یَسْتَغِیْثُ وَ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

حضور اقدس ﷺ سے مدد مانگتا اور یارسول اللہ کہتا تھا۔

یہ سن کر وہاں کے بڑے کافر نے کہا کہ:۔

قُلْ لَہٗ یُنْقِذُکَ

اپنے رسول سے کہہ کہ تجھے یہاں سے چھڑائے،رات ہوئی تو کسی نے جیل خانہ میں آ کر قیدی سے کہا اٹھو، اذان کہو۔ جب اس نے اذان میں "اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ" پڑھا تو فوراً زنجیریں ٹوٹ گئیں اور وہ خود بخود جیل خانہ سے باہر آ گیا۔

(حجۃ اللہ،صفحہ۴۰۹،جلد۲)

☆..........☆☆..........☆

دلیل نمبر 81

ایک دوسرے مسلمان قیدی نے کہا کہ کافر بادشاہ کا جہاز دریا میں پھنس گیا۔تین ہزار آدمیوں نے زور لگایا مگر جہاز نہ نکل سکا۔بالآخر مسلمان قیدیوں سے کہا کہ تم جہاز نکالو۔

فَقُلْنَا بِاَجْمَعِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

ہم مسلمان قیدیوں نے مل کر یارسول اللہ کا نعرہ لگا کر زور لگایا تو جہاز باہر آ گیا حالانکہ ہم صرف چار سو پچاس تھے۔

(حجۃ اللہ،صفحہ۴۱۰،جلد۲)

☆..........☆☆..........☆

دلیل نمبر ﴿82﴾

حضرت ابو یونس علیہ الرحمہ کو معلوم ہوا کہ دوسو علماء کو امیر بلدۃ نے گرفتار کر لیا ہے ابو یونس نے ان کی رہائی کے لیے حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں بدیں الفاظ فریاد کی:۔

یَا اَحْمَدُ یَا مُحَمَّدُ یَا اَبَا الْقَاسِمِ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ یَا مَنْ جَعَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ

تو خواب میں رسول اکرم ﷺ نے بشارت دی کہ:۔

غَدًا یُطْلَقُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

کل بفضلہ تعالیٰ رہا ہو جائیں گے۔

چنانچہ صبح ہوتے ہی سب رہا کر دیئے گئے۔

(حجۃ اللہ، صفحہ ۴۱۰، جلد ۲)

☆.................☆☆.................☆

دلیل نمبر ﴿83﴾

حضرت ابو اسحٰق نے کہا کہ ایک دفعہ میرا اونٹ گم ہو گیا۔ تلاش بسیار کے باوجود نہ ملا تو میں نے مدینہ طیبہ (صلی اللہ تعالیٰ علی صاحبہا) کی طرف منہ کر کے بدیں الفاظ فریاد کی:۔

یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا مُسْتَغِیْثٌ بِکَ

تو فوراً اونٹ مل گیا۔

(حجۃ اللہ، صفحہ ۴۱۵، جلد ۲)

☆.................☆☆.................☆

دلیل نمبر ﴿84﴾

حضور اقدس ﷺ نے ابو عبداللہ سالم کو خواب میں فرمایا جب کوئی تکلیف پہنچے تو مجھ سے بدیں الفاظ فریاد کر:۔

اَنَا مُسْتَجِیْرٌ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اے اللہ کے رسول! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔

(حجۃ اللہ، صفحہ ۴۱۵)

☆.................☆☆.................☆

دلیل نمبر ﴿85﴾

حضرت ابو سالم مذکور سے یہ واقعہ سن کر ایک نابینا نے یاد کر لیا۔ جب وہ مدینہ جاتے ہوئے "رابغ" پہنچا تو اس کا مشکیزہ خشک ہو گیا۔ نابینا نے پیاس کی شدت میں

اَنَا مُسْتَجِیْرٌ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

کہہ کر مدد مانگی یکدم ایک شخص نے آ کر مشکیزہ پانی سے بھر دیا۔

(حجۃ اللہ، صفحہ ۴۱۵)

☆.................☆☆.................☆

دلیل نمبر ﴿86﴾

حضرت محمد بن سالم علیہ الرحمہ نے کہا میں مدینہ طیبہ (صلی اللہ تعالیٰ علی صاحبہا) کی طرف پیدل گیا۔ راستہ میں جب کمزوری لاحق ہوتی تو عرض کرتا:۔

اَنَا فِیْ ضِیَافَتِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اے اللہ کے رسول! میں آپ کا مہمان ہوں۔ فوراً کمزوری دور ہو جاتی۔

(حجۃ اللہ، صفحہ ۴۱۵، جلد ۲)

☆.................☆☆.................☆

دلیل نمبر 87

حضرت احمد بن محمد علیہ الرحمہ ایک دفعہ کنویں میں گر گئے انہوں نے یَا حَبِیْبِیْ یَا مُحَمَّدُ کہا فوراً باہر آ گئے۔

(حجۃ اللہ، صفحہ ۴۱۵، جلد ۲)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 88

صالح بن شوشا نے کہا ہم کشتی پر سوار تھے کہ دشمن کے جہاز نے ہمارا تعاقب کیا۔ قریب تھا کہ جہاز کشتی کو ڈبو دیتا میں نے عرض کی:۔

یَا مُحَمَّدُ نَحْنُ فِیْ ضِیَافَتِکَ الْیَوْم

یارسول اللہ! آج ہم آپ کے مہمان ہیں۔

یکدم جہاز کا بادبان ٹوٹ گیا اور ہم بخیریت تیونس پہنچ گئے۔

(حجۃ اللہ، صفحہ ۴۱۶، جلد ۲)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 89

محمد بن محمود علیہ الرحمہ کو بخار ہو جاتا تھا۔ انہوں نے ایک دن کتاب الشفاء سینے پر رکھ کر عرض کی:۔

تَحَسَّبْتُ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اے اللہ کے رسول! میں نے آپ پر بھروسا کیا یکدم بخار اُتر گیا۔

(حجۃ اللہ، صفحہ ۴۲۰)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 90

ایک صالح نے مواجہ عالیہ میں حاضر ہو کر عرض کی:۔

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ جَائِعٌ

اے اللہ کے رسول! میں بھوکا ہوں۔

وہیں پر ایک سید صاحب آئے اسے اپنے ساتھ لے گئے۔ کھانا کھلایا پھر فرمایا:۔

اَخِیْ لَوْ طَلَبْتَ الْجَنَّۃَ اَوِ الْمَغْفِرَۃَ اَوِ الرِّضَا

اے برادر! شہنشاہِ رسالت سے صرف پارۂ نان مانگنا کم ہمتی ہے۔ اگر تم آپ ﷺ سے جنت، مغفرت اور رضائے الٰہی مانگتے تو بہتر ہوتا۔

(حجۃ اللہ، صفحہ ۴۲۸، جلد ۲)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 91

امام ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے کہا جو شخص ستر مرتبہ:۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

پڑھتا ہے تو اللہ کا فرشتہ اسے پکار کر کہتا ہے تجھ پر اللہ کا درود ہو۔ آج تیری ہر مراد پوری ہوگی۔

(حجۃ اللہ، صفحہ ۴۴۰/ انوار المحمدیہ، صفحہ ۶۰۱)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 92

حضرت یاسین بن ابی محمد علیہ الرحمہ نے کہا ہم مدینہ طیبہ سے "وادی القراء" پہنچے۔ بھوک نے سخت ستایا تو ایک ساتھی نے عرض کی:۔

يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَحْنُ جِیَاعٌ وَّ نَحْنُ فِیْ ضِیَافَتِکَ

یارسول اللہ ہم بھوکے ہیں آپ کے مہمان ہیں۔

فی الفور مدینہ طیبہ کی روٹیاں دستیاب ہوگئیں ہم نے تین دن کھائیں۔

(حجۃ اللہ صفحہ ۴۲۹، جلد ۲)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 93

گرفتار شدہ ہرنی نے فریاد کی:۔

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ اَوْلَادًا جِیَاعٌ

اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے بچے بھوکے ہیں مجھے آزاد کردیں تاکہ انہیں دودھ پلا آؤں۔

(القول البدیع صفحہ ۱۴۸)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 94

حضرت ابوالخیر نے کہا میں مدینہ منورہ پہنچا۔ پانچ دن تک کھانا نہ ملا۔ میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ آپ کا مہمان ہوں۔ پھر منبر شریف کے پاس سو گیا۔ خواب میں حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روٹی بخشی اسی وقت کھانی شروع کردی۔ آدھی کھانے کے بعد بیدار ہوگیا۔ دیکھا تو باقی آدھی میرے ہاتھ میں تھی۔

(حجۃ اللہ، صفحہ ۴۲۸، جلد ۲)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 95

شیخ بہاؤالدین شطاری علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ کشف ارواح کا ایک طریقہ یہ ہے کہ "یا احمد" داہنی طرف اور "یا محمد" بائیں طرف پڑھے پھر دل میں "یارسول اللہ" کی ضرب لگائے۔

(اخبار الاخیار فارسی، صفحہ ۱۹۹)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 96

محقق مذاہب اربعہ سیدی عبدالوہاب الشعرانی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ جب سادات کرام آپس میں جھگڑ پڑتے ہیں تو میں رسول اللہ ﷺ کی جانب متوجہ ہوکر یارسول اللہ کہتا ہوں اور ان کی اصلاح کی دعا کرتا ہوں۔

(لطائف المنن، صفحہ ۱۵، جلد ۲)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 97

سیدی عبدالقادر الجزائری نے روضہ انور پر حاضر ہوکر عرض کی، یارسول اللہ! آپ کا غلام حاضر دربار ہے۔ یارسول اللہ! سگ بارگاہ چوکھٹ پر کھڑا ہے۔ یارسول اللہ! آپ کی ایک نظر مجھے ماسویٰ سے مستغنی کردے گی۔ یارسول اللہ! آپ کی مہربانی کی ایک جھلک مجھے کافی رہے گی تو روضہ انور سے آواز آئی تو میرا بیٹا ہے اس سجعہ مبارک کی بدولت منظور نظر ہے۔

(جامع کرامات اولیاء، صفحہ ۲۱۸، جلد ۲)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 98

بیروت کے ایک پریشان حال کو علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمہ نے درود شریف بایں صیغہ سکھایا۔اس نے پڑھا تو مشکل حل ہوئی:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
قَلَّتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

(جواہر البحار، صفحہ ۳۵۴، جلد ۲)

☆.............☆☆.............☆

دلیل نمبر 99

سیدنا علی الخواص علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ائمہ مجتہدین مسئلہ استنباط کرنے کے بعد کتابوں میں لکھنے سے پہلے رسول اکرم علیہ الصلوۃ والسلام سے بالمشافہ گفتگو کر کے پوچھا کرتے تھے کہ:۔

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ فَھِمْنَا کَذَا مِنْ اٰیَۃِ کَذَا وَ فَھِمْنَا کَذَا مِنْ قَوْلِکَ فِی الْحَدِیْثِ الْفُلَانِیِّ کَذَا فَھَلْ تَرْتَضِیْہِ اَمْ لَا

یارسول اللہ ﷺ! ہم نے فلاں آیت یا فلاں حدیث سے فلاں مسئلہ استنباط کیا ہے۔کیا یہ استنباط درست ہے آپ کو پسند ہے پھر جیسا آپ ﷺ حکم دیتے اس پر عمل کرتے تھے۔

(المیزان الکبریٰ، صفحہ ۴۳)

☆.............☆☆.............☆

دلیل نمبر 100

مخدوم جہانیاں سید جلال بخاری علیہ الرحمہ کے اوراد میں درود شریف کا یہ صیغہ بھی داخل ہے:۔

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ

(جواہر خمسہ اردو، صفحہ ۱۰۲)

☆.............☆☆.............☆

دلیل نمبر 101

پیران مشرب شطار علیہ الرحمہ میں بھی یہ ورد بھی داخل ہے:۔

نَادِ عَلِیًّا مَظْھَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْہُ عَوْنًا لَّکَ فِی النَّوَائِبِ کُلُّ ھَمٍّ وَّ غَمٍّ سَیَنْجَلِیْ
بِنُبُوَّتِکَ یَا مُحَمَّدُ وَ بِوِلَایَتِکَ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ

پکار علی کو جو عجائب کے مظہر ہیں۔تو انہیں مشکلات میں اپنا مددگار پائے گا۔ ہر طرح کا وہم اور غم مٹ جائے گا۔آپ کی نبوت کی بدولت یارسول اللہ اور آپ کی ولایت کی بدولت یا علی یا علی یا علی۔

(جواہر خمسہ، صفحہ ۲۸۲)

☆.............☆☆.............☆

دلیل نمبر 102

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جب سورج نکلتا ہے تو اس کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں وہ لوگوں کو یَا اَیُّھَا النَّاسُ کہہ کر رب تعالیٰ کی عبادت کی طرف بلاتے ہیں اور نصیحت کرتے ہیں کہ:۔

مَا قَلَّ وَ کَفٰی خَیْرٌ مِّمَّا کَثُرَ وَ اَلْھٰی

تھوڑا اور کفایت کرنے والا مال بہتر ہے اس سے جو زیادہ ہو اور غافل کرے۔

(حلیۃ الاولیاء، صفحہ ۲۲۶، جلد ۱)

جب اتنی دور سے "یَا اَیُّھَا النَّاسُ" کہنا شرک نہیں تو "یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ" کہنا کس طرح شرک ہوسکتا ہے۔ پھر اگرچہ سب انسان اس پکار کو نہیں سنتے مگر انسانیت کی جان حضرت محمد ﷺ تو ضرور سنتے ہیں کیونکہ پکارنا سنانے کے لیے اور "منادیٰ" کو اپنی جانب متوجہ کرنے کے لیے ہوتا ہے۔

(شرح جامی، صفحہ ۹۶)

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 103

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایک فرشتے کو تمام مخلوقات کی آوازیں سننے کی طاقت بخشی گئی ہے وہ قیامت تک درودیں سن سن کر عرض کرتا رہے گا۔

یَا مُحَمَّدُ صَلَّی عَلَیْکَ فَلَانُ ابْنُ فَلَانٌ

یارسول اللہ! فلاں بن فلاں نے آپ کے حضور نذرانہ درود پیش کیا ہے۔

(القول البدیع، صفحہ ۱۲/ جلاء الافہام، صفحہ ۵۲/ شفاء السقام، صفحہ ۴۶)

جب حضور اقدس ﷺ کے نور سے پیدا ہونے والا فرشتہ دور و نزدیک کی سب آوازیں (پست ہو یا بلند) سن لیتا ہے اور درود پڑھنے والے ہر شخص کو اور اس کے باپ کو بنام جانتا اور پہچانتا ہے تو خود آنحضرت ﷺ کے لیے ان اوصاف کا تسلیم کرنا کس طرح شرک ہوسکتا ہے۔

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش، صفحہ ۲۵)

سوال:۔

اپنی حاجت بیان کرنے کے بغیر صرف یارسول اللہ کہنے کی وجہ جواز کیا ہے؟

جواب:۔

(یا اللہ، یارسول اللہ اور ان جیسی دیگر ندائیں محاورے میں سوال کو متضمن ہوتی ہیں۔)

ان نداؤں کے بعد الفاظ میں اپنا مقصد بیان کرنا ضروری نہیں ہوتا۔ لفظوں میں اپنا مقصد بیان کرنا نہ کرنا دونوں طرح درست ہوتا ہے۔

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ نے فرمایا جب کوئی حاجت مند اپنے مخدوم کو "یا کریم"، "یا نفاع"، "یا رحمٰن" کہہ کر پکارتا ہے تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ مجھ پر کرم فرمایئے۔ نفع پہنچایئے۔ رحم کیجئے کیونکہ:۔

هٰذِهِ الْاَذْكَارُ جَارِيَةٌ مَّجْرَى السُّوَالِ

یہ ندائیں سوال کے قائم مقام ہیں۔

(تفسیر کبیر، صفحہ ۱۵۱، جلد ۱، طبع جدید)

بنابریں:۔

ایک دفعہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حضرت عبداللہ بن عمرو صحابی نے اظہار مدعیٰ کے بغیر بار بار صرف یارسول اللہ کہا اور اپنی حاجتیں پوری کروائیں۔ (بخاری صفحہ ۲۶۶، جلد ۱)

یوں ہی ایک دفعہ دو صحابی جو انصاری تھے انہوں نے صرف "یارسول اللہ" کہا اور مدعیٰ کا اظہار نہ کیا۔

(بخاری، صفحہ ۲۷۲۔۴۳۷، جلد ۱)

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بعض اہل حاجت اپنی حاجتوں کا ذکر نہ کرتے بلکہ "یا امیر المؤمنین" کہنے پر اکتفا کرتے۔

(بخاری، صفحہ ۴۳۰، جلد ۱)

رئیس النحاۃ مولانا عبدالنبی نے کہا "یا محمد" کہنے کا مطلب یہ ہوتا ہے

اے محمد صلی اللہ علیک وآلک وسلم بیا کہ من مشتاق توام۔

(جامع الغموض، صفحہ ۲۲، حصہ ۲)

عارف جامی علیہ الرحمہ نے شرح جامی صفحہ ۹۶ میں یہی تقریر فرمائی ہے۔

فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ.

☆..................☆☆..................☆

دلیل نمبر 104

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت فرمائی کہ قیامت کے دن مختلف لوگ حاضر ہو ہو کر:۔

اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

عرض کریں گے اور پکاریں گے۔

(مشکوٰۃ شریف)

☆.................☆☆.................☆

دلیل نمبر 105

مشہور حدیث شفاعت میں ہے کہ بروز قیامت اہل محشر دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد جب حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو "یا محمد" کہہ کر شفاعت کے لیے عرض کریں گے۔ (مسلم شریف، صفحہ ۱۱۱، جلد ۱)

غلام احمد مختار یوں پہچانے جائیں گے
کہ محشر میں بھی ہوگا ان کا نعرہ یا رسول اللہ

ماخذ و مراجع مع اسمائے مصنفین

	کتاب	مصنف
☆	قرآن مجید	
☆	تفسیر روح البیان	علامہ اسماعیل حقی
☆	تفسیر کبیر	امام فخر الدین رازی
☆	تفسیر قرطبی	محمد بن احمد انصاری
☆	تفسیر ابن کثیر	اسماعیل بن کثیر قرشی
☆	تفسیر مدارک	امام عبداللہ بن احمد نسفی
☆	تفسیر جلالین	امام جلال الدین سیوطی و محلی
☆	تفسیر صاوی	شیخ احمد صاوی مالکی
☆	تفسیر عزیزی	شاہ عبدالعزیز دہلوی
☆	صحیح بخاری	محمد بن اسماعیل بخاری
☆	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری
☆	ابن ماجہ	امام محمد ابن ماجہ
☆	النجاح الحاجۃ	شیخ عبدالغنی دہلوی

☆ مشکوٰۃ شریف — شیخ ولی الدین بن عبداللہ
☆ مسند امام اعظم — امام اعظم ابوحنیفہ
☆ تنویر الحوالک — امام جلال الدین سیوطی
☆ طحطاوی — سید احمد طحطاوی حنفی
☆ الادب المفرد — محمد بن اسماعیل بخاری
☆ شفاء شریف — علامہ قاضی عیاض مالکی
☆ شرح شفاء — ملا علی قاری
☆ نسیم الریاض — احمد شہاب الدین خفاجی
☆ افضل الصلوٰۃ — یوسف بن اسماعیل نبہانی
☆ القول البدیع — حافظ شمس الدین سخاوی
☆ حجۃ اللہ علی العلمین — یوسف بن اسماعیل نبہانی
☆ سیرت حلبیہ — علی بن برھان الدین
☆ انوار محمدیہ — یوسف بن اسماعیل نبہانی
☆ شرح الصدور — امام جلال الدین سیوطی
☆ مطالع المسرات — امام محمد مہدی
☆ الروض الانف — امام عبدالرحمٰن سہیلی
☆ خلاصۃ الوفاء — شیخ سمہودی مدنی
☆ دلائل الخیرات — محمد بن سلیمان جزولی
☆ حدائق بخشش — اعلیٰ حضرت امام احمد رضا
☆ اخبار الاخیار — شاہ عبدالحق محدث دہلوی
☆ مکتوبات شیخ — شاہ عبدالحق محدث دہلوی
☆ سیرت ابن ہشام — امام ابومحمد بن مالک
☆ الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ — ابن حجر عسقلانی
☆ حلیۃ الاولیاء — احمد بن عبداللہ اصبہانی
☆ المیزان الکبریٰ — امام عبدالوہاب شعرانی

☆ شفاء السقام — امام علی بن الکافی سبکی
☆ الثورۃ الہندیۃ — علامہ فضل حق خیرآبادی
☆ سلسلۃ الذہب — علامہ عبدالرحمٰن جامی
☆ زلیخا — علامہ عبدالرحمٰن جامی
☆ فتاویٰ شامی — علامہ ابن عابدین
☆ فتاویٰ رضویہ — اعلیٰ حضرت امام احمد رضا
☆ البدایۃ والنہایۃ — اسماعیل بن کثیر قرشی
☆ فتوح الشام — محمد بن عمر واقدی
☆ نزہۃ المجالس — شیخ عبدالرحمٰن صفوری
☆ جواہر البحار — یوسف بن اسماعیل نبہانی
☆ جامع کرامات اولیاء — یوسف بن اسماعیل نبہانی
☆ لطائف المنن — علامہ عبدالرحمٰن شعرانی
☆ مقاصد حسنہ — امام محمد سخاوی
☆ حیاۃ الحیوان — کمال الدین دمیری
☆ نزل الابرار — صدیق حسن بھوپالی
☆ النعمۃ الکبریٰ — ابن حجر عسقلانی
☆ شرح جامی — علامہ عبدالرحمٰن جامی
☆ جامع الغموض — علامہ عبدالنبی
☆ نبراس — علامہ عبدالعزیز پرھاروی
☆ قاموس — مجدالدین محمد فیروزآبادی
☆ صراح — ابوالفضل محمد بن عمر
☆ لغات الحدیث — وحید الزماں
☆ ارمغان حجاز — ڈاکٹر محمد اقبال
☆ ضیاء القلوب — حاجی امداد اللہ مہاجر مکی
☆ امداد المشتاق — اشرف علی تھانوی